



# اصلاح و دعوت

محمد ذکوان ندوی

## وقت اور صحت

ہمارے درمیان علم و اخلاق اور تعلیم و تربیت کا جو بحران پیدا ہوا ہے، اُس کا نتیجہ یہ ہے کہ وقت کی ناقدری اور غیر منصوبہ بند طرز حیات عرصے سے گویا اب ہمارا ایک قومی شعار بن چکا ہے۔ عام زندگی میں اسی کا ایک ظاہرہ ہمارے اکثر لوگوں کا دیر سے سونا اور دیر سے اٹھنا ہے۔

۱۔ خدا نے دن کو اصلاً کام کے لیے اور رات کو آرام کے لیے بنایا ہے (الفقرقان ۲۵: ۴۷۔ النبا ۸: ۱۰-۱۱)۔ یہ صرف ایک سادہ مثال ہے، ورنہ موجودہ زمانے میں فطرت کے خلاف اس قسم کے بہت سے 'فسادات' و انحرافات عام ہو گئے ہیں۔ جیسے "ڈیو پلیمینٹ" کے نام پر کھیت، درخت اور جنگلات کا خاتمہ کر کے ناقابل تلافی حد تک زمین کا توازن بگاڑ دینا؛ پانی، ہوا اور روشنی جیسی بنیادی اور فطری چیزوں کے حصول کو تمام تر کمرشلائز کر دینا، پانی جیسی عام نعمت کو خرید کر پینا، جو بلاشبہ تاریخ کی وہ بدترین غلامی ہے جس میں آج کا انسان "تہذیب و تجدید" کے پر فریب نام پر مبتلا ہے۔ اسی طرح 'مصنوعی ذہانت' (AI) (جیسا سنگین انسانی اور اخلاقی بحران، وغیرہ) تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں اسرائیلی مصنف یوول نوواہراری کی کتاب: "21 Lessons for the 21<sup>st</sup> Century"۔

فطرت کے خلاف مذکورہ قسم کی بے اعتدالی اور انحراف کوئی سادہ بات نہیں۔ قرآن کے مطابق، وہ نظام فطرت میں 'تغییر' (النساء ۴: ۱۱۹) اور زمین میں 'فساد' (الاعراف ۷: ۵۶، ۸۵) کے ہم معنی ہے۔ موجودہ حالات انسان کے انہی 'اعمال' (مفسدانہ سرگرمیوں) کا نتیجہ ہیں۔ چنانچہ اب جدید تہذیب اپنے اس فساد کے مہلک انجام کو بھگت رہی ہے۔ اس ہول ناک صورت حال سے نکلنے کا واحد راستہ صرف یہ ہے کہ آج کا انسان 'فسادِ بروج' کی اس حالت سے لوٹ کر دوبارہ 'اصلاحِ بروج' کی ربانی حالت کو مکمل طور پر اختیار کر لے۔ اس کے سوا، خدا اور کائنات کی نسبت سے، اپنے جرم کو

ایک زندہ فرد اور قوم کی پہچان یہ ہے کہ وقت اُس کے نزدیک ”کٹنے“ جیسی کوئی چیز نہیں ہوتا، بلکہ یہ ”زندگی“ کا وہ قیمتی لمحہ ہوتا ہے جسے بھرپور طور پر وصول کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ مشہور عربی مثل ہے: ”الوقتُ سیفٌ، اِنْ لَمْ تَقْطَعْهُ قَطَعَكَ“، یعنی وقت ایک تلوار ہے، اگر تم اُس کو نہ کاٹو تو وہ یقیناً تمہیں کاٹ دے گا۔ وقت کا کم تر استعمال ہمیشہ اُس کے برتر استعمال کی قیمت پر ہوتا ہے، جو بے شعوری کا نتیجہ ہے، اور اس کا انجام محرومی کے سوا اور کچھ نہیں۔ ایک مغربی مفکر نے وقت کی اسی اہمیت کے متعلق بجاطور پر کہا تھا کہ — فارغ اوقات کا بہتر استعمال تہذیب کی آخری بلندی کی علامت ہے، اور ابھی بہت کم لوگ تہذیب کی اس بلندی تک پہنچ سکے ہیں!

وقت کے استعمال کا بہترین طریقہ اپنے نشانے اور اپنے طے شدہ پروگرام کے اعتبار سے، اپنی زندگی کی منصوبہ بندی ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آدمی اپنی ترجیحات متعین کر کے اپنے وقت اور اپنی توانائی کو اسی محاذ پر صرف کرے۔

یہی صحت (health) کا معاملہ ہے۔ کسی آدمی کے پاس سب سے بڑی جو چیز ہوتی ہے، وہ وقت اور صحت ہے<sup>۲</sup>، مگر آدمی کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی بے شعوری کی بنا پر اس معاملے میں سب سے زیادہ گھالے میں رہتا ہے۔ وہ وقت اور صحت، دونوں کو برباد کر دیتا ہے۔

صحت کے لیے ضروری ہے کہ آدمی ہر اعتبار سے، سادگی اور اعتدال کو اختیار کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی تعیش اور خواہش پرستی کے بجائے ضرورت پر قانع رہے؛ وہ اعلیٰ معیار زندگی (high standard of

چھپانے کے لیے ”گلوبل وارمنگ“ کے نام پر کی جانے والی مختلف قسم کی سرگرمیاں ”پیوند کاری“ (patch up) سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں۔ اس طرح کے امور میں جو ہری تبدیلی (sea change) مطلوب ہوتی ہے، نہ کہ مذکورہ قسم کی پیوند کاری۔ انسان کے ”ہاتھوں“، برپا ہونے والے اس ’فساد‘ کا انجام بظاہر اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ اب انسان اسی دنیا میں اپنے اس ’عمل‘ کا کچھ مزہ چکھے (الروم ۳۰: ۴۱)۔

۲۔ ”نعمتان مغبونٌ فیہما کثیرٌ من الناس: الصّحۃُ والفرّاح“ (بخاری، رقم ۶۴۱۲)، یعنی وقت اور صحت اللہ کی دو ایسی عظیم نعمتیں ہیں جن کے متعلق اکثر لوگ غفلت اور ناقدری کا شکار رہتے ہیں۔

۳۔ ”ضرورت“ کے لیے کوئی قانونی حد بندی ممکن نہیں۔ ایک سلیم الفطرت انسان خود اپنی عقل اور حالات کے تحت اس کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

⁵ (living) اور نمائشی طرزِ حیات (ostentatious living) کے پر فریب ’نصب العین‘ سے اپنے آپ کو دور رکھے؛ وہ ورزش، چہل قدمی، کھیل کود اور پیدل چلنے کو اپنی زندگی کا مستقل معمول بنائے؛ وہ سادہ اور صحت بخش کھانے کو ترجیح دے اور شکم سیری کی مہلک عادت کے بجائے کم خوری کی صحت بخش عادت کا طریقہ اختیار کرے — قرطینہ کے دوران روزوں کا یہ مہینہ، ذکر و عبادت اور تلاوت و تدبر کے ساتھ، وقت اور صحت کی حفاظت اور بامقصد زندگی کی تربیت کا ایک بہترین لمحہ ہے۔ وہ ہمارے لیے سادگی اور فطرت کی طرف واپسی کی ایک جبری درس گاہ بھی ہے اور اُس کے لیے اپنے آپ کو تیار کرنے کا ایک نادر موقع بھی۔  
(لکھنؤ ۲۰ اپریل ۲۰۲۰ء)



۴۔ 'قد أفلح من أسلم، ورزق كفافاً، وفتَّه الله بما آتاه' (مسلم، رقم ۱۰۵۴)، یعنی بلاشبہ کامیاب وہی شخص ہے جس نے اللہ کی فرماں برداری کی، اُس کو ضرورت بھر رزق ملا اور مزید کی فکر کرنے کے بجائے اُس نے اللہ کی طرف سے ملنے والی نعمتوں پر دل سے قناعت اختیار کی۔  
۵۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں:  
"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to publish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"

-A Dictionart of Economics and Commerce: J. L. Hanson, Published by Mackdonald & Evans Ltd., London- 1969.

-The Affluent Society, by J. K. Galbraith, A Mariner Book, New York- 1998.